بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغاز نقش

شریعت کمیشن ــــ انقلاب کابل

ہمیں خوشی ہے کہ پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ اور علمی و دینی حلقوں کے مقتدر ترجمان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ العلماء اسلام نے حکومت کی طرف سے اس مجوزہ شریعت کمیشن کے قیام کی تجویز کو یکلخت مسترد کر دیا ہے جس کے ذریعہ سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے چند ججوں کو کسی قانون کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے کا قطعی فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جا رہا تھا جس کے خلاف کسی عدالت عظمیٰ میں رجوع کا حق بھی نہ ہوتا۔ پھر طرفہ تماشا یہ کہ اسلامی علوم، فقہ اسلامی سے براہِ راست واقفیت نہ ہونے اور شریعتِ غرّاء کے اساسی فنون اور صلاحیت و شرائط کے مفقود ہونے کے باوجود اس کمیشن کو ایسے مادر پدر آزاد اجتہاد کرنے کا حق بھی دیا گیا تھا جس کے لئے وہ کسی سابقہ فقہی نظیر دلیل یا سند کے پابند بھی نہ ہوتے۔ یہ اجتہادِ مطلق اور پھر اس کا کلی حق ایسے لوگوں کو جو صرف انگریزی زبان پر عبور اور موجودہ دور کے غیر اسلامی دساتیر و قوانین میں مہارت کی بناء پر اسلام کی تعبیر و تشریح کو بھی خالص اپنا حق سمجھتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ معاملہ اگر بروقت علم میں نہ آتا اور مولانا مفتی محمود صاحب نے اسے مسترد نہ کیا ہوتا۔؟ تو شاید ایسے کمیشن کے ذریعہ اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ و اجراء کا خواب کبھی پورا نہ ہوتا ولا فعلہا اللہ۔

بدقسمتی یہ ہے کہ مغربی علوم و افکار میں ڈوبا ہوا ایک طبقہ جو اسلامی نظام کے نفاذ و غلبہ کا کتنا ہی متمنی کیوں نہ ہو مگر وہ اس کے عملی تنفیذ کے کام کو اپنے ہی مغرب زدہ افراد کیلئے الاٹ کرانے میں کوشاں رہتا ہے کہ اس طرح ان کو اپنے من مانی تعبیراتِ اسلام اور اسلامی معاشرہ کے مزعومہ تصورات کو قائم اور جاری رکھنے کا موقعہ بھی مل سکے گا۔ اور اسلام سے وابستگی بھی قائم رہ سکے گی۔ مگر یاد رکھئے کہ اسلام کی تعبیر و تشریح پر اگرچہ کسی طبقہ کی اجارہ داری نہیں مگر یہ کام دنیا کے دیگر شعبوں اور ذمہ داریوں کی طرح اہل افراد کے ہاتھوں ہی تکمیل تک پہنچ سکتا ہے۔ اسلامی علوم کے مآخذ پر براہِ راست گہری دسترس، علومِ عربیہ میں ملکہ، اور امت کے علمی مآثر و آثار پر عمیق نظر پھر قرنِ اوّل سے اب تک کے نظائر و شواہد اور بنیادی سرچشمے کتاب و سنت اور فقہ اسلامی سے تعلق و ربط اور مزاولہ، یہ سب چیزیں اہلیت کے بنیادی شرائط ہیں اور اس کے بغیر چند انگریزی خوان ججوں کے ایسے فیصلے کبھی قابلِ قبول نہیں ہو سکتے جو اپنے آپ کو کسی سابقہ نظیر، دلیل اور سنت و حجت کے پابند بھی نہ سمجھیں۔

اسلامی نظام کے نفاذ و اجراء کے لئے ایسے ہی آزمودہ تعویقی اور تاخیری حربے ایک طویل مدت سے استعمال ہوتے رہے ہیں اور اس وقت جب کہ پوری امت ایک ایک لمحہ اُس صبح صادق کے انتظار میں گذار رہی ہے اور پاکستان کی شبِ دیجور اس نورِ مستطیر کے لئے بے چین ہے۔ کہ اسلامی نظام کا طلوع ہو، عین ایسے مواقع پر مجوزہ شریعت کمیشن جیسی تجاویز اور منصوبوں کے شوشے چھوڑنا نہ تو کسی سلیم الطبع صحت مند اسلامی ذہن کی ترجمانی کر سکتے ہیں نہ اسے اسلام سے مخلصانہ تعلق کی دلیل سمجھا جا سکتا ہے۔ فی الوقت ہمارے سامنے اسلامی نظام کی طرف تیزی سے بڑھ سکتے ہیں۔ مگر بات عمل کی ہے۔ اگر کوئی قدم اٹھتا ہی نہیں تو کمیشنوں اور کونسلوں کی بیساکھیوں سے کب تک کام چل سکے گا۔ اس وقت خطرات کی تلوار سر پر لٹک رہی ہے۔ مگر ہم سفر راہ کو طویل سے طویل تر بنانے کا سوچ رہے ہیں۔

کابل میں کمیونسٹ انقلاب آیا اور جس بے دردی سے شرافت و انسانیت کا خون بہایا گیا یہ صرف انقلاب کا وقتی اور طبعی تقاضا نہیں تھا، بلکہ انقلابی حکومت کو جس قدر بھی قدم جمانے کا موقعہ مل رہا ہے۔ اتنی ہی تیزی اور شدت سے وہاں کے اسلامی درد سے سرشار مسلمانوں بالخصوص علمائے کرام اور طلبائے علوم دینیہ اور دینی رجال و اشخاص کو نشانۂ ظلم و استبداد بنایا جا رہا ہے۔ ہزاروں مسلمان جن میں اکثریت علماء کی ہے۔ کابل سے ہجرت کر کر کے آ رہے ہیں اہل دین اور دین کی ایک ایک نشانی مٹانے کا بازار افغانستان میں گرم ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ حکمران طبقہ اپنے روسی اعوان و انصار کے ذریعہ جلد از جلد اس غیور وجسور اسلامی سرزمین سے اسلامی شعائر و مآثر کا ایک ایک نشان مٹانا چاہتی ہے۔ مسلمان جسدِ واحد ہیں ملتِ مسلمہ کو ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کہا گیا ہے۔ پھر کیا عالم اسلام کے حکمران اور عامۃ المسلمین اس کافرانہ انقلاب اور اسلام دشمن مساعی اور سرگرمیوں کو یوں خاموش تماشائی بن کر دیکھتے رہیں گے۔ اور عند اللہ ان کی کوئی مسئولیت نہیں ہوگی۔؟

اس سرخ کفر کے سائے ہمارے ملک پر پڑوسی ہونے کی وجہ سے براہِ راست پڑ رہے ہیں اور گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ پھر موقع کو غنیمت سمجھنے والے ابن الوقت اسلام دشمن اور وطن دشمن عناصر اپنی بکھری ہوئی قوتیں یکجا کر رہے ہیں، ایسے حالات میں اس ملک سے محبت رکھنے والے اور یہاں اسلام کا بول بالا کرنے والے تمام افراد اور جماعتوں کا فرض تھا کہ داخلی و خارجی خطرات کے انسداد کے لئے متحد سے متحد تر ہو جاتے مگر افسوس کہ کچھ لوگوں کے ہاتھوں جو اسلام سے وابستگی کے دعویدار بھی ہیں اتحاد کا شیرازہ بکھرتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اور فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے کے مذموم مساعی بھی جاری ہیں۔

واویلا، اہل کفر کا جوش و خروش، عزم و عمل اور اہلِ دین کی اس رجعت قہقری کا کن الفاظ میں ماتم کیا جائے۔